# الاستفتاء

# غیر مسلموں کو اسلامی شعائر و اصطلاحات کے استعمال کا حق نہیں ہے

شیخ الحدیث مفتی عبید اللہ خان عفیف

پاکستان میں عرصہ ۱۵ سال سے قومی اسمبلی کے فیصلے کے مطابق قادیانی غیر مسلم قرار دیئے جا چکے ہیں اور سنہ ۱۹۸۴ء میں قادیانی آرڈیننس بھی نافذ ہو چکا ہے لیکن اس کے باوجود مرزائی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور کلمہ شریف کا استعمال کر رہے ہیں اور تمام شعائر اسلامی اور دوسری اسلامی اصطلاحیں مثلاً السلام علیکم۔ بسم اللہ۔ اذان۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ قربانی۔ علیہ السلام۔ رضی اللہ۔ امیر المومنین اور اپنی عبادت کا نام مسجد رکھنا وغیرہ کا کثرت سے استعمال کر رہے ہیں۔ کیا قرآن و سنت اور اسلامی لٹریچر کی روشنی میں کسی غیر مسلم کو ان اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

(سائل: اللہ دتہ مجاہد۔ نیاز بازار' قصور)

**الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد خاتم النبین والعاقبتہ للمتقین ولا عدوان الا علی الظالمین و بعد**

**الجواب بعون الوہاب و منہ الصدق والصواب**

صورت مسئولتہ الجواب میں واضح باشد کہ غیر مسلم قادیانی وغیرہ کو اسلامی اصطلاحوں کے استعمال کا شرعاً" ہرگز ہرگز حق حاصل نہیں۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو وہ کتاب و سنت۔ اجماع امت اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتکب اور مستوجب سزا ہیں۔ چنانچہ جب ابو عامر منافق کے کہنے پر مدینہ منورہ کے منافقین نے مسجد ضرار تعمیر کر ڈالی۔ جس کی بنیاد محض ضد' کفر و نفاق' عداوت اسلام اور مخالفت خدا اور رسولؐ پر رکھی گئی تھی۔ جو بظاہر مسجد تھی مگر درحقیقت مسجد کی شکل میں اسلام دشمن کارستانیوں اور سازشوں کا مرکز تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور ان منافقین کے ناپاک عزائم اور اسلام دشمن اغراض پر مطلع کر کے مسجد ضرار کا پول کھول دیا۔

فرمایا

**والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین وارصادا لمن حارب اللہ ورسولہ من قبل ولیحلفن ان اردنا الا الحسنی واللہ یشھد انھم لکذبون لا تقم فیہ ابدا** (سورۃ التوبہ ۔ ۱۰۷' ۱۰۸)

"اور جنہوں نے دکھ دینے کو اور اللہ سے کفر کرنے کو اور مسلمانوں میں تفریق ڈالنے کو اور اس

شخص (ابو عامر نصرانی منافق) کو پناہ دینے کی نیت سے جو خدا اور اس کے رسولؐ سے پہلے کئی دفعہ لڑ چکا ہے (ان ظالموں نے ایک) مسجد بنائی ہے حلف اٹھا جائیں گے کہ ہمیں محض بھلائی کا خیال ہے اور اللہ خود گواہی دیتا ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ تو اس مسجد میں کبھی بھی کھڑا نہ ہو جیو" (ترجمہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ)

اس آیت شریفہ میں اس مسجد کو مسجد ضرار قرار دینے کے اللہ تعالیٰ نے چار ناپاک مقاصد بیان فرمائے ہیں۔

(۱) ضرارا : یعنی قبا کے مخلص مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں کیونکہ مسجد قبا کی وجہ سے انہیں ایک خاص عزت حاصل ہو گئی تھی جیسے فرمایا **فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین** (التوبہ ۱۰۸)

(۲) دوسرا ناپاک مقصد یہ کہ کفر و نفاق کی اشاعت اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کے لئے اڈا قائم کرنا۔ اس عمارت کو مسجد ضرار قرار دینے سے یہ بھی ثابت ہوا کہ نیک کاموں کا نیک ہونا مقصد و نیت پر موقوف ہے۔ ورنہ مسجد بنانے جیسا نیک کام بھی کفر کی اشاعت اور اسلام کو نیچا دکھانے کے لئے ہو سکتا ہے۔ جیسے قادیانیوں کا اپنے مراکز کا نام بیت الذکر وغیرہ رکھنا۔

(۳) تیسرا ناپاک مقصد یہ کہ **وتفریقا بین المومنین** مسلمانوں میں تفرقہ ڈالا جائے۔ کیونکہ قبا کی تمام آبادی ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتی تھی۔

(۴) چوتھے یہ کہ اللہ رسولؐ کے باغی اور منافق ابو عامر نصرانی راہب کے لئے پناہ گاہ مہیا کرنا تاکہ وہ یہاں بیٹھ کر مدینہ کے منافقوں کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف پالیسی اور تراکیب سمجھائے وغیرہ وغیرہ۔

اور ان چاروں مقاصد پر سرسری نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلام کے خلاف بغاوت اور عداوت ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کو یہ حق قطعاً حاصل نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھیں اور نہ ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کا نقشہ اور طرز تعمیر ہماری مساجد کے مطابق تیار کریں کہ اس سے ہماری مساجد کی توہین اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے کیونکہ مسجد میں جملہ شعائر اسلامی میں سے ایک شعار ہے۔ لہٰذا قادیانیوں کو اس کی اجازت دینا اسلامی شعار کی واضح توہین اور استخفاف ہے جسے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

**(۲) قاتلوا الذین لا یومنون باللہ ولا بالیوم الاخر ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون** (التوبہ -

(۲۹

"جو لوگ اللہ پر اور پچھلے دن یعنی دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ اللہ اور رسولؐ کی محرمات کو حرام جانتے ہیں اور نہ دین حق کو تسلیم کرتے ہیں یعنی اہل کتاب۔ ان سب سے لڑو۔ جب تک وہ ماتحت ہو کر جزیہ دینا منظور نہ کریں۔ (یعنی جب محکوم رعیت بن جائیں تو ان سے جہاد کرنا ترک کر دو)

اس آیت کریمہ سے روز روشن کی طرح واضح ہو اکہ عیسائیوں' یہودیوں' مرزائیوں قادیانیوں' ربویوں اور لاہوریوں اور دوسرے کافروں کو اسلامی ریاست میں اپنے باطل مذہب کی کھلے بندوں پر چار کرنے کی اجازت نہیں تاوقتیکہ وہ اسلام کی برتری تسلیم کر کے اس کی ماتحتی قبول کرتے ہوئے اپنی ماتحتی کا پورا پورا اعتراف کرتے ہوئے اور جزیہ دیتے ہوئے ذمی بن کر رہنا قبول نہ کرلیں۔ ان سے جہاد کیا جائے۔ ایسے میں قادیانیوں کو اسلامی طرز تعمیر کے مطابق مسجد بنانے کی اجازت کیوں کر دی جا سکتی ہے اور وہ اپنے عبادت خانہ کو مسجد کا نام کیونکر دے سکتے ہیں۔

حضرت امام ابن کثیر رحمہ اللہ اپنی شہرہ آفاق کتاب تفسیر القرآن العظیم میں "**حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون**" کی تفسیر میں رقم فرماتے ہیں۔

**(وھم صاغرون) ای ذلیلون حقیرون فلھذا لا یجوز اعزاز اھل الذمۃ ولا رفعھم علی المسلمین بل ھم اذلاء صغرۃ اشقیاء کما جاء فی صحیح مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبدؤا الیھود والنصاری بالسلام و اذا لقیتم احد ھم فی طریق فاضطروھم الی اضیقہ** (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۴۷)

کہ **وھم صاغرون** کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں (غیر مسلم مسیحیوں' یہودیوں' قادیانیوں) کو خوب ذلیل و رسوا اور حقیر جانو۔ ان کو معزز جاننا شرعاً" جائز نہیں۔ اور نہ ان کو مسلمانوں پر ترجیح دینا جائز ہے کہ کمینے' حقیر اور بدنصیب لوگ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث کے مطابق ان کو سلام کرنے میں پہل کرنی بھی جائز نہیں بلکہ ان کو تنگ راستے سے گزرنے پر مجبور کرنا چاہئے"

"**وھم صاغرون**" ایسا فصیح و بلیغ اور جامع جملہ ہے گویا کوزے میں دریا بند کا مصداق ہے۔ یہ جملہ کیا ہے؟ گویا ذمی لوگوں یعنی غیر مسلم رعیت اور اقلیتوں کے لئے ایک ایسی جامع قانونی دستاویز ہے جس میں ان کی عبادت اور پوجا پاٹ کی حدود اور ان کا طریقہ کار' مذہبی آزادی اور اس کی تبلیغ کا دائرہ کار عبادت خانوں کے نام' ان کی تعمیر و تجدید کے احکام' مذہبی تہوار' قربانی' لباس' خوشی اور غمی کے اظہار کی تمام حدود متعین کر دی گئی ہیں۔ اس دستاویز کی پوری پوری تفصیل آج بھی ان معاہدات

میں موجود ہے جو خلفائے راشدین کے مثالی دور میں ان کے عمال اور سپہ سالاروں کے تحت اس دور کی غیر مسلم اقلیتوں' یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں اور کفار سے طے پائے تھے۔ ان معاہدوں کی روشنی میں ہمارے قابل فخر فقہاء و محدثین' مفسرین' ائمہ مجتہدین اور اسلامی قوانین کے غواص علمائے اسلام نے درج ذیل قوانین مستنبط فرمائے ہیں۔

## ذمی رعیت نیا عبادت خانہ تعمیر نہیں کرسکتی

(۱) قاضی ابو یوسف تصریح فرماتے ہیں۔

**ویمنعوا من ان یحدثوا بناء بیعتہ او کنیستہ فی المدینتہ الا ما کانوا صولحوا علیہ وصاروا ذمتہ وھی بیعتہ لھم او کنیستہ فما کان کذالک ترکت لھم ولم تھدم** (کتاب الخراج لابی یوسف ص ۱۲۷)

کہ "عیسائیوں کو نیا صومعہ اور گرجا تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ البتہ جو معاہدہ کے وقت گرجا موجود ہو گا اس کو گرایا نہ جائے گا۔ **وما احدث من بناء بیعتہ او کنیستہ فان ذالک یھدم** (کتاب الخراج لابی یوسف ص ۱۵۹) نیا بیعہ اور کنیسہ گرا دیا جائے گا۔

(۲) امام ابو الحسن علی بن محمد الماوردی المتوفی سنہ ۴۵۰ھ رقم فرماتے ہیں۔

**ولا یجوز ان یحدثوا فی دارالاسلام بیعتہ ولا کنیستہ فان احدثوھا ھدمت علیھم** (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۶) کہ اہل ذمہ کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دارالسلام میں نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں۔ اس کی ان کو شرعاً" اجازت نہیں۔ اگر وہ کوئی نیا بیعہ یا کنیسہ تعمیر کریں گے تو اس کو گرا دیا جائے گا۔

(۳) امام ابو زکریا محی الدین یحیٰ بن شرف النووی شافعی۔ المتوفی ۶۷۶ھ تصریح فرماتے ہیں۔

**ویمنعون من احداث الکنائس والبیع والصوامع فی بلاد المسلمین لماروی عن ابن عباس انہ قال ایما مصر مصرتہ العرب فلیس للعجم ان یبنوا فیہ کنیستہ** (شرح المہذب جلد ۱۹ ص ۴۱۲ طبع دارالفکر)

"مسلمانوں کے شہروں میں ذمیوں کو کنائس۔ بیعے اور صومعے بنانے کی اجازت نہیں کیونکہ ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس شہر کو نئے سرے سے مسلمان آباد کریں اس میں غیر مسلم اقلیتوں کو گرجا وغیرہ بنانے کا حق نہیں"

(۴) قاضی ابو یعلی حنبلی المتوفی سنہ ۴۵۸ھ رقم فرماتے ہیں۔

**ولا یجوز ان یحدثوا فی دارالاسلام بیعۃ وکنیسۃ فان احدثوھا ھدمت علیھم** (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۲) اس کا ترجمہ پہلے گذر چکا ہے۔

(۵) امام محمد بن قدامہؒ حنبلی لکھتے ہیں۔

"جزیرہ کے ذمیوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے جو معاہدہ کیا تھا اس میں یہ شرط بھی تھی کہ آج کے بعد ہم اپنے شہر میں نہ تو کوئی کنیسہ تعمیر کریں گے اور نہ دیر اور نہ قلایہ اور نہ کسی راہب کے لئے نیا صومعہ بنائیں گے۔ اور ان میں سے جو گر جائے گا۔ اس کو دوبارہ تعمیر نہیں کریں گے۔ اور اس طرح جو گرجا وغیرہ مسلم آبادی میں ہو گا اس کو بھی دوبارہ نہیں بنائیں گے۔ ہم اپنے گرجاؤں کو مسلمانوں کے لئے رات دن کھلے رکھیں گے اور اسی طرح گزرنے والوں اور مسافروں کے لئے ان کے دروازے وسیع رکھیں گے تاکہ وہ ان میں آرام کر سکیں۔ نہ ہم ان گرجاؤں اور اپنے گھروں میں کسی جاسوس کو ٹھہرائیں گے۔" (المغنی لابن قدامتہ ج ۹ ص ۲۸۲)

(۶) امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عامل حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ سے جزیرہ کے عیسائیوں نے از خود جو معاہدہ کیا تھا اس میں یہ بھی تھا۔

**ان شرطنا لک علی انفسنا ان لا نحدث فی مدینتنا کنیسۃ ولا فیما حولھا دیرا ولا قلایۃ ولا صومعۃ راھب ولا نجدد ما خرب من کنائسنا۔**

(حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۵۹، ۶۶۰ تحقیق الدکتور صبحی صالح۔ طبع دمشق) ترجمہ اس کا اوپر ابن قدامہ کی عبارت میں آچکا ہے۔

ان ائمہ کرام اور ماہرین قوانین اسلام کی ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کو جب کہ وہ اہل کتاب بھی ہیں۔ کسی مسلم ممالک میں نئے گرجے اور عبادت خانے تعمیر کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اور جو گر جائے اس کی تجدید بھی جائز نہیں جیسا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ **لما روی کثیر بن مرۃ قال سمعت عمر بن الخطاب یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبنی الکنیسۃ فی دارالاسلام ولا یجدد ما خرب منھا۔** (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۳۱)

کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دارالاسلام میں گرجا وغیرہ بنانا جائز نہیں اور اسی طرح اگر پہلے کا بنا ہوا گرجا وغیرہ گر جائے تو اس کی تجدید بھی جائز نہیں۔ جب اہل کتاب عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دارالاسلام میں گرجے اور صومعے تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دی حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں تو پھر قادیانی مرتدوں اور کافروں کو دارالاسلام اور مسلمان

ملک میں مسجد کے نام سے عبادت خانہ بنانے کی اجازت کیونکر دی جا سکتی ہے اور وہ اپنے مذہبی مرکز کو مسجد کے نام سے کیونکر پکار سکتے ہیں؟

## مسلمانوں کی طرح عید اور قربانی کی اجازت

(۱) **قال الحنابلة يمنعون..... من اظهار المنكر والعيد والصليب** (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۱) کہ "ذمیوں یعنی عیسائیوں، یہودیوں (اور آج کے قادیانیوں) کو منکر (خلاف اسلام کوئی کام) اور عید منانے اور صلیب پہن کر بازار میں نکلنے سے روک دینا ہوگا۔

(۲) شوافع کا مذہب بھی یہی ہے کہ **يمنعون من اظهار الخمر والخنزير و..... واظهار الصليب واظهار اعيادهم ورفع الصوت على موتاهم** (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۱) کہ "غیر مسلم اقلیتوں کو کھلم کھلا شراب پینے، بازار میں خنزیر لے کر نکلنے، صلیب پہن کر بازار میں آنے اور عیدوں کے برملا منانے سے اور اپنے مردوں پر ماتم کرنے سے روک دیا جائے، کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ کے معاہدہ میں ان چیزوں پر پابندی لگائی گئی ہے۔ یاد رہے یہ وہ پابندی ہے جو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے مطابق لگائی گئی تھی۔ جیسا کہ ابن کثیر کی تفسیر ج ۲ ص ۳۴۷) پر اس کی صراحت موجود ہے۔

(۳) امام ابن قیم لکھتے ہیں۔

**وان لا نخرج باعوثا قال والباعوث يجتمعون كما يخرج المسلمون يوم الاضحى والفطر** (کتاب حقوق اہل الذمہ ج ۲ ص ۶۶۱) کہ اس معاہدہ میں یہ بھی تھا کہ ہم ذمی لوگ باعوث (ان کی عیدوں کا نام) کے لئے کھلے میدان میں نہیں نکلیں گے جیسے مسلمان عید قربان اور عیدالفطر پڑھنے کے لئے کھلے میدان میں آتے ہیں" جس سے شوکت اسلام کا اظہار مقصود ہے۔

(۴) امام نووی لکھتے ہیں۔

**ولا نخرج شعانين ولا بعوثا** (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۳۱۰) کہ "جزیرہ کے عیسائی ذمیوں نے یہ شرط بھی تسلیم کرلی تھی کہ ہم اپنی دونوں عیدوں شعانین اور بعوث کو نہیں نکالیں گے"

## اللہ تعالیٰ، قرآن، دین اسلام اور رسول ﷺ کی گستاخی نہیں کریں گے

جزیرہ کے نصاریٰ نے اپنے عہد ذمہ میں یہ پابندی بھی قبول کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ، قرآن مجید، دین اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کوئی گستاخی یا توہین آمیز کلمہ اور استخفاف پر

بنی کوئی بات نہیں کریں گے ورنہ ہمارے حقوق از خود ختم متصور ہوں گے اور ہم سزا کے مستوجب ہوں گے۔

(ا) امام ابو الحسن الماوردی لکھتے ہیں۔

**احد ھا ان لا یذکر وا کتاب اللہ تعالی بطعن فیہ ولا تحریف لہ والثانی ان لا یذکروا رسول اللہ بتکذیب لہ ولا ازد راء والثالث ان لا یذکروا دین الاسلام بذم لہ ولا قدح فیہ**

(الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

کہ "وہ چھ شرطیں جن کی پابندی ہر ایک ذمی شخص خواہ وہ کوئی بھی غیر مسلم ہو' پر واجب ہے' ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ وہ قرآن مجید پر طعن نہیں کرے گا نہ اس میں تحریف کا دعویٰ دوسری شرط یہ ہے کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہیں کرے گا اور نہ آپ کے حق میں توہین آمیز بات کرے گا۔ اور تیسری شرط یہ کہ وہ دین اسلام کی مذمت نہیں کرے گا اور نہ اس میں میکھ نکالے گا۔

مرزائی قران میں تحریف کا دعویٰ تو نہیں کرتے لیکن اس میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہیں کہ وہ خاتم النبیین کی ایسی توجیہ و تاویل کرتے ہیں جو قران مجید کی بیسیوں نصوص و آیات اور اسی طرح احادیث رسولؐ اقوال صحابہؓ اور اجماع امت کے سراسر خلاف ہے۔ اس سے بڑی تحریف اور کیا ہو سکتی ہے؟ اور اسی طرح وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہیں کہ آپ کا ایک وصف اور شرف خاتم النبیین ہونا ہے اور قادیانی آپ کے اس وصف کا اپنے عقیدہ اور عمل کے ساتھ انکار کر رہے ہیں۔ اور اس انکار کی نشر و اشاعت میں ان کا مالدار پریس شبانہ روز سرگرم عمل ہے اور اجرائے نبوت کے مزعومہ عقیدہ کے اثبات کے لئے لٹریچر چھاپ کر پاکستان کے بے علم اور سادہ لوح مسلمانوں کو خصوصاً" اور دنیا بھر کے نئے مسلمان ہونے والوں کو عموماً" گمراہ کرنے پر تلا ہوا ہے مگر تعجب ہے۔ پاکستان کی حکومت رواداری اور مداہنت سے کام لے رہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اسلامی ملک میں غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ کی اجازت ہے؟

## غیر مسلم اقلیتوں کو اپنے مذاہب باطلہ کی تبلیغ کی اجازت نہیں۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اسلامی ملک میں کسی بھی غیر مسلم ذمی رعیت اور اقلیت کو اپنے مذہب اور عقیدہ کی پابندی کرنے کی تو اسلام اجازت دیتا ہے مگر اس کی تبلیغ اور اشاعت کی اجازت ہرگز نہیں دیتا۔

(۱) امام ابو الحسن الماوردی رقم فرماتے ہیں۔

**والثالث ان لا یسمعوهم اصوات نواقیسهم ولا تلاوة کتبهم ولا قولهم فی عزیر والمسیح والرابع لا یجاهروهم بشرب خمورهم ولا باظهار صلبانهم وخنازیرهم والخامس ان یخفوا دفن موتاهم ولا یجاهروا بندب علیهم ولا نیاحة** (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)

ذمیوں پر تیسری شرط جس کی پابندی ان پر لازم ہے یہ ہے کہ وہ اپنے ناقوس کی آوازیں مسلمانوں کو نہیں سنائیں گے اور نہ باآواز بلند اپنی کسی کتاب کی تلاوت کریں گے۔ اور نہ حضرت عزیر اور حضرت مسیح علیہما السلام کے بارے میں اپنے عقیدہ کا برملا اظہار کریں گے اور چوتھی شرط لازم یہ ہے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ شراب پئیں گے اور نہ بازاروں میں صلیب لٹکا کر نکلیں گے اور نہ بازاروں میں خنزیروں کو لے کر آئیں گے۔ اور پانچویں لازمی شرط یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مردوں کو چپکے سے دفن کریں گے اور ان پر نہ تو آواز کے ساتھ واویلا کریں گے اور نہ نوحہ۔

(۲) امام محی الدین یحیٰی بن شرف النووی وضاحت فرماتے ہیں۔

"ذمیوں کو بازاروں میں شراب اور خنزیر کی خرید و فروخت کا حق نہ ہو گا۔ ناقوس بجانے' توراۃ اور انجیل کی اعلانیہ تلاوت کرنے اور صلیب پہن کر بازاروں میں چلنے کا حق نہ ہو گا۔ نہ وہ اپنی عیدیں پڑھنے کے لئے کھلے میدان یا کسی گراؤنڈ میں جا سکیں گے اور نہ وہ اپنے مردوں پر بلند آوازے نوحہ کر سکیں گے۔ جیسا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس معاہدہ کے مندرجات کا حوالہ دیا ہے جو آپ نے شام کے نصاریٰ کے ساتھ کیا تھا۔ ان میں ان تمام پابندیوں کی تفصیل موجود ہے۔ (شرح المہذب ج ۱۹ ص ۴۱۲)

(۳) حضرت امام ابن کثیرؒ تصریح فرماتے ہیں۔

**وان لا نظهر الصلیب علی کنائسنا وان لا نظهر صلبنا ولا کتبنا فی شئی من طرق المسلمین ولا اسواقهم ولا نضرب نواقیسنا فی کنائسنا الا ضربا خفیفا وان لا نرفع اصواتنا بالقراءة فی کنائسنا فی شئی من حضرة المسلمین ولا نخرج شعانین ولا بعوثا ولا نرفع اصواتنا علی موتانا ولا نظهر النیران معهم فی شئی من طرق المسلمین ولا اسواقهم ولا جاورهم بموتانا فان نحن خالفنا فی شئی مما شرطناه لکم و وضعنا علی انفسنا فلا ذمة لنا وقد حل لکم منا ما یحل من اهل المعاندة والشقاق** (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۴۸)

"ہم اپنے گرجاؤں کے فلک بوس میناروں پر صلیب بلند نہ کریں گے (۲) ہم اپنی صلیبوں اور کتابوں کو مسلمانوں کے راستوں اور منڈیوں میں نہیں لائیں گے یعنی ان کے سرعام سٹال نہیں لگائیں

گے (۳) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے ناقوس نہ بجائیں گے (۴) ہم اپنے گرجوں کے اندر بھی اونچی آواز سے اپنی کتاب کی قراۃ نہ کریں گے (۵) اپنی عیدیں (شعانین اور بعوث) پڑھنے کے لئے کسی کھلے گراؤنڈ میں نہ نکلیں گے (۶) ہم اپنے مردوں پر بلند آواز سے نہیں روئیں گے اور نہ اپنے مردوں کے ساتھ آگ لے کر چلیں گے (۷) اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان کے قریب دفن نہیں کریں گے۔ اگر ہم ان تمام شرطوں کو جن کو ہم نے از خوود اپنے لئے تجویز کیا ہے ان میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے' تو عہد ذمہ ختم ہو گا اور مسلمانوں کو ہمارے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہو گا جس طرح ان باغی کافروں کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

(۴) امام ابن القیمؒ رقم فرماتے ہیں۔

"ذمیوں نے حسب ذیل شرطیں قبول کرتے ہوئے ان پر دستخط کئے کہ (۱) ہم اپنے گرجاؤں میں باآواز بلند ناقوس نہیں بجائیں گے (۲) ان کے اوپر اونچی کر کے صلیب کھڑی نہیں کریں گے (۳) ہم اپنے گرجاؤں کے اندر بھی بلند آواز کے ساتھ دعاء نہ مانگیں گے (۴) نہ ان کے اندر اونچی آواز کے ساتھ اپنی کتاب پڑھیں گے (۵) مسلمانوں کے بازاروں میں صلیب نہیں نکالیں گے (۶) عید کے لئے کھلے میدان میں نہیں جائیں گے جیسے مسلمان اپنی عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کی ادائیگی کے لئے کھلے گراؤنڈ میں جاتے ہیں (۷) کھلے عام شرک نہیں کریں گے (۸) ہم اپنے دین کی کسی کو ترغیب نہیں دیں گے (۹) نہ کسی کو اپنے دین کی دعوت دیں گے۔

ان تصریحات کا خلاصہ یہ ہے کہ از روئے اسلام مسلم ممالک کے ذمیوں اور اقلیتوں کو اپنے باطل مذاہب کی تبلیغ و اشاعت کی ہرگز اجازت نہیں۔ نہ تقریر میں اور نہ تحریر میں۔ اور نہ مناظروں کے ذریعہ سے اور نہ مناقشوں کے ساتھ غرضیکہ وہ اپنے مذہب کی کسی طرح اور کسی بھی انداز میں تبلیغ نہیں کر سکتے اگر کوئی مسلمان حکمران کسی وجہ سے اس کی اجازت دیتا ہے تو یہ اجازت کالعدم اور حکمران شرعاً" مجرم ہو گا۔ کیونکہ اس میں اسلام کی حقانیت کو بٹہ لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ اور کتاب اللہ قرآن مجید کی تکذیب لازم آتی ہے اور اسلام کی توہین اور سبکی ہوتی ہے۔ قاضی ابو-علی محمد بن حسین الفراء حنبلی رقم طراز ہیں۔

**کذالک یلزم ترک ما فیہ غضاضتہ ونقص علی الاسلام وھی ثلاثتہ ذکر اللہ وتعالی وکتابہ و دینہ و رسولہ بما لا ینبغی فھذہ الاشیاء یلزمھم ترکھا سواء شرط ذالک الامام علیھم اولم یشرط۔**

(الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۲)

جب یہود و نصاریٰ کو مسلم ملک میں اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت' اپنے لٹریچر کو سرعام بازار میں لانے صلیب لٹکا کر چلنے۔ گرجا کے منارے پر صلیب گاڑنے اور گرجا کے اندر بلند آواز سے دعاء کرنے اور انجیل پڑھنے کی اجازت اور از سرنو گرجا تعمیر کرنے یا گرے ہوئے گرجا کی مرمت کرنے کی اجازت نہیں اور ان کو اپنے تہوار کھلے گراؤنڈ میں منانے کی اجازت نہیں۔ حالانکہ وہ اہل کتاب ہیں یعنی کسی وقت وہ سچے دین ومذہب پر رہ چکے ہیں تو پھر سلطنت خدا داد پاکستان میں قادیانیوں کو جو مرتدین کی اولاد اور شرعاً" اور قانوناً" خارج از اسلام اور کافر ہیں' کو اپنے عبادت خانے تعمیر کرنے اور ان کو مساجد کے نام سے موسوم کرنے اور بلانے کی اجازت کیونکر ہو سکتی ہے؟ ان کو پاکستان میں ایک کذاب اور مفتری علی اللہ (غلام احمد قادیانی) کے باطل نظریات اور ہذیانات کی کھلے عام نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کی اجازت اسلام سے بغاوت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سراسر توہین ہے نہ جانے پاکستان کے مسلمانوں کی غیرت کہاں سو چکی ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**

## ذمی لوگوں کو مسلمانوں کے ناموں جیسے نام رکھنے کی اجازت نہیں

ذمی لوگوں کو مسلم ملک میں نہ صرف اپنے دین اور مذہب کی تبلیغ و ترویج کی اجازت نہیں بلکہ ان کو مسلمانوں کے ناموں پر اپنے نام رکھنے حتیٰ کہ مسلمانوں کا سا لباس پہننے کی اجازت نہیں تاکہ اسلامی تشخص کچلا نہ جائے جیسا کہ اسلامی دفاتر میں اس کی وضاحت و صراحت موجود ہے۔

امام ابن کثیر تصریح فرماتے ہوئے رقم فرماتے ہیں۔

**ولا نعلم اولادنا القران ولا نظھر شرکاء ولا ندعوالیہ احدا ولا نمنع احدا من ذوی قرابتنا الدخول فی الاسلام ان ارادو..... ولا نتشبہ بھم فی شئی من ملابسھم فی قلنسوۃ ولا عمامتہ ولا نعلین ولا فرق شعر ولا نتکلم بکلامھم ولا نکتنی بکناھم ولا نرکب السروج ولا نتقلد السیوف ولا تتخذ شیئا من السلاح ولا نحملہ معنا ولا ننقش خواتیمنا بالعربیہ** (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۴۷ ـ ۳۴۸)

شام کے نصاریٰ نے یہ شرطیں بھی قبول کی تھیں (۱) ہم اپنے بچوں کو قرآن نہیں پڑھائیں گے (۲) ہم اپنے شرکیہ کام کھلم کھلا نہیں کریں گے (۳) اور نہ اپنے شرک کی دعوت دیں گے (۴) ہم اپنے کسی قرابت دار کو اسلام قبول کرنے سے منع نہیں کریں گے (۵) ہم مسلمانوں جیسا لباس بھی نہیں پہنیں گے' نہ مسلمانوں کی ٹوپی جیسی ٹوپی' نہ عمامہ جیسا عمامہ اور نہ جوتے جیسا جوتا پہنیں گے

(٦) نہ ہم سر کے بالوں کی سیدھی مانگ نکالیں گے (۷) نہ ان کی زبان بولیں گے (۸) نہ ان کی کینتوں جیسی کنیت رکھیں گے (۹) اور نہ اپنی سواریوں پر زین سجائیں گے (۱۰) اور نہ تلوار لٹکائیں گے (یاد رہے تلوار اس زمانہ میں مسلمانوں کا علامتی ہتھیار اور شعار (شناختی نشان) سمجھا جاتا تھا) (۱۱) اور نہ ہم اپنے گھروں میں اسلحہ رکھیں گے (۱۲) اور نہ کسی قسم کا اسلحہ اٹھا کر چلیں گے (۱۳) اور نہ اپنی انگوٹھیوں پر عربی زبان میں کچھ نقش کریں گے اور آخر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ہم ان جملہ شرائط میں سے کسی ایک شرط کی خلاف ورزی کریں گے تو مستوجب سزا ہوں گے۔ امام ماوردیؒ یہ بھی لکھتے ہیں۔

**والخامس ان لا یفتنوا مسلما عن دینہ (الاحکام السلطانیہ ص ۱۴۵)**

پانچویں شرط لازمی یہ بھی ہے کہ ذمی لوگ اور کوئی اقلیت کسی مسلمان کو اس کے دین کے معاملہ میں کسی آزمائش اور فتنہ میں مبتلا کرنے کی ہرگز مجاز نہ ہوگی۔ نہ دھونس کی صورت میں نہ مال کی تحریص کے ساتھ۔ نہ رشتہ کی ترغیب کے ساتھ اور نہ کسی قسم کے لالچ کے ساتھ۔ اگر وہ ایسا کرے گی تو قانون حرکت میں آکر اس کو کیفر کردار تک پہنچا کر رہے گا۔

خلاصۃ المرام یہ کہ کسی غیر مسلم عیسائی، یہودی، مجوسی، صابی، ہندو، سکھ، پارسی، بہائی، بابی، قادیانی، لاہوری اور ربوی مرزائیوں کو شعائر اسلامی یعنی کلمہ توحید، رسول، قبلہ، صلوۃ، درود، مسجد، قربانی، عید وغیرہ مقدس اصطلاحوں کو استعمال کرنے کی از روئے شرع اسلام قطعاً اجازت نہیں اور نہ ان مذکورہ باطل گروہوں اور خارج از اسلام فرقوں کو اپنے باطل عقائد و افکار اور اعمال اور رسومات کا برملا پرچار کرنے کی اجازت ہے اور نہ ان کو اپنے ان باطل اور خلاف اسلام عقائد و افکار اور اعمال و رسومات کی نشر و ترویج اور دعوت اور تبلیغ کی اجازت ہے اور مسلمان حکمران اور مسلم اکثریت پر شرعاً واجب ہے کہ وہ اپنے ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقلیتوں کو ان شرائط کا پابند بنائے کہ یہ مسلمانوں کا شرعی فریضہ ہے۔ تفصیل آپ کے سامنے ہے۔ **ھذا ما عندی واللہ تعالی اعلم بالصواب۔**